S-2002-2-419-425

عدالت عظمیٰ رپورٹس 2002 ایس یو پی پی 2 ایس سی آر

ریاست کرناٹک

بنام۔

ڈیوڈ رازاریو اور دیگر

17 ستمبر 2002

یو۔سی۔ بینرجی اور اریجیت پسیات، جسٹسز۔

قانون شہادت ایکٹ، 1872 - دفعہ 27:

مبینہ طور پر قتلِ عمد اور ڈکیتی کا ارتکاب کرنے والا ملزم - بازیابی سے متعلق ثبوت - ٹرائل کورٹ نے ملزم کو شواہد کی بنیاد پر مجرم قرار دیا - عدالت عالیہ نے اسی کو مسترد کرتے ہوئے - کی درستگی - منعقد کی، عدالت عالیہ نے ملزم کو بری کرنے میں غلطی کی - تعزیراتی ضابطہ، 1860 - دفعات 302 اور 392۔

اثباتِ جُرم - آیا یہ صرف اشیاء کی بازیابی پر مبنی ہوسکتی ہے - منعقد، سوال کا فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ استغاثہ کا مقدمہ صرف اس طرح کی بازیابی پر مبنی نہیں ہے۔

استغاثہ کے مطابق ایک اسی سالہ خاتون کو ملزم - جواب دہندہ نے لوٹ لیا اور قتل کر دیا۔ تفتیشی افسر نے متوفی کے گھر سے ایک ٹیپ ریکارڈر لا پتہ پایا۔ کچھ دن بعد ملزم کو چوری کے ایک اور معاملے میں گرفتار کر لیا گیا۔ ملزموں میں سے ایک۔ اے 2 تفتیشی افسر کو پی ڈبلیو-21 کی دکان پر لے گیا جسے اس نے پی ڈبلیو-8 پیادے کے دلال سے چھڑانے کے بعد ٹیپ ریکارڈر فروخت کر دیا تھا۔ تفتیشی افسر نے پیادے کی ٹکٹ کی رسید ضبط کر لی اور وہ ہتھیار بھی برآمد کیا جس سے اے 2 کی طرف سے دی گئی معلومات کی بنیاد پر متوفی پر حملہ کیا گیا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے اے 1 اور اے 2 کو دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 اور دفعہ 34 آئی پی سی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 392 کے تحت مجرم قرار دیا۔ تاہم، عدالت عالیہ نے اثباتِ جُرم کو کالعدم قرار دے دیا۔ لہذا موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ ریاست نے دعوی کیا کہ عدالت عالیہ نے ایک غیر معقول اور غیر معقول حکم کے ذریعے اثباتِ جُرم کو کالعدم قرار دینا غلط تھا۔

جواب دہندہ نے دعوی کیا کہ ٹرائل کورٹ نے اثباتِ جُرم کو ریکارڈ کرنے کے لیے قانون شہادت ایکٹ کی دفعہ 27 کا اطلاق کیا جب کہ یہ اثباتِ جُرم کی واحد بنیاد نہیں ہوسکتی؛ کہ عدالت عالیہ نے صحیح طور پر اس حقیقت پر زور دیا کہ ٹیپ ریکارڈر

کی قیمت بہت کم تھی اور اس کے لیے ملزم افراد کسی بزرگ خاتون کی جان نہیں لے سکتے تھے؛ اور یہ کہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے کہ جو ٹیپ ریکارڈر پیادہ تھا اس کا تعلق متوفی سے تھا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1.1 عدالت عالیہ نے جواب دہندگان-ملزم کو بری کرنے کی ہدایت دینے میں واضح طور پر غلطی کی تھی۔ پی ڈبلیو-8 اور پی ڈبلیو-21 کے ثبوت اہمیت کے حامل ہیں۔ پن بروکر کی دکان چلانے والے پی ڈبلیو 8 نے بتایا کہ ملزم اکثر اس کی دکان پر آتے تھے اور واقعے کے دن انہوں نے ایک ٹیپ ریکارڈر کا وعدہ کیا جسے اگلے دن چھڑایا گیا۔ پی ڈبلیو 21 نے بتایا کہ اے 2 نے اس سے ایک ٹیپ ریکارڈر فروخت کرنے کی پیشکش کے ساتھ رابطہ کیا، جس کا وعدہ پی ڈبلیو 8 کے ساتھ کیا گیا تھا اس نے اس ٹیپ ریکارڈر کی شناخت کی جسے ملزم نے فروخت کیا تھا۔ پی ڈبلیو-8 کے ملازم نے پی ڈبلیو 8 کے بیان کی تصدیق کی۔ استغاثہ کے گواہوں کے زبانی شواہد، ٹیپ ریکارڈر سے متعلق دستاویزی شہادت، کسٹم انوائس اور رنگین تصویر سے یہ ثابت ہوا کہ ٹیپ ریکارڈر جو پہلے متوفی کے پاس تھا وہی تھا جسے ملزم نے پی ڈبلیو 8 کے ساتھ پیادہ رکھا تھا اور بعد میں اسے پی ڈبلیو 21 کو فروخت کر دیا گیا تھا۔ مزید برآں فارنسک رپورٹوں سے انکشاف ہوا کہ ہتھیار پر پایا گیا خون کا گروپ جو متوفی پر حملہ کرنے کے لیے استعمال کیا گیا تھا وہی تھا جو شال پر پایا گیا تھا جو متوفی نے پہنا ہوا تھا۔ (424-سی، ڈی، ای، جی، ایچ؛ 425-اے، بی، ای)

1.2. یہ استدعا کہ ملزم ایک بوڑھی عورت کو بہت کم قیمت والی آرٹیکل کے لیے قتل نہیں کر سکتا تھا، خاص طور پر جب زیادہ قیمت والی اشیاء کو چھوا نہیں گیا تھا، قیاس آرائیوں پر مبنی ہے۔ ریکارڈ پر موجود قابل اعتماد شواہد کے پیش نظر، یہ جاننا ضروری نہیں ہے کہ ملزم کے ذہن میں کیا تھا یا یہ معلوم کرنا ضروری نہیں ہے کہ قیمتی اشیاء کیوں نہیں اٹھائی گئیں۔ (425-سی، د)

1.3. فوری مقدمہ ایسا مقدمہ نہیں ہے جہاں استغاثہ کا مقدمہ صرف قانون شواہد ایکٹ کی دفعہ 27 کے مطابق شواہد پر مبنی ہو۔ یہ ثبوت کے ٹکڑوں میں سے صرف ایک تھا۔ اس لیے اس سوال کا فیصلہ کرنا ضروری نہیں ہے کہ آیا اثباتِ جُرم صرف اس طرح کی وصولی کی بنیاد پر درج کی جا سکتی ہے۔ (425-ای)

دہلی انتظامیہ بنام بال کرشنن، اے آئی آر (1972) ایس سی 3؛ محمد عنایت اللہ بنام ریاست مہاراشٹر، اے آئی آر (1976) ایس سی 483؛ پالوکوری کوٹیا بنام شہنشاہ، اے آئی آر (1947) پی سی 67 اور ریاست مہاراشٹر بنام دانو گوپی ناتھ شرد ے اور دیگر، (2000) فوجداری ایل جے 2301، پر انحصار کیا۔

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1995 کی فوجداری اپیل نمبر 844۔

1989 کے فوجداری اے نمبر 388 میں کرناٹک عدالت عالیہ کے مورخہ 23.3.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایم ویرپا۔

جواب دہندگان کے لیے نریش کوشک، محترمہ للیتا کوشک اور شری پال سنگھ، (این پی)۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ارجیت پاسیات، جسٹس: ایک اسی سالہ بوڑھی خاتون ڈکیتی اور قتلِ عمد کا شکار تھی جو مبینہ طور پر جواب

دہندگان ڈیوڈ روزاریو اور کرسٹوفر ڈیوڈ نے کیا تھا (اس کے بعد سہولت کے لیے بالترتیب اے 1 اور اے 2 کہا جاتا ہے)۔

غیر ضروری تفصیلات کے بغیر استغاثہ کا ورژن مندرجہ ذیل ہے:

متوفی جس کے تین بچے بیرون ملک مقیم تھے، نمبر 47، اسٹیفن روڈ، فریزر ٹاؤن، بنگلور سٹی میں اپنے گھر میں اکیلی رہ رہی تھی۔ ایک نوکرانی تائرما (پی ڈبلیو 5) اپنے گھر میں اور ہومز کی بیوی مسز جوائس (پی ڈبلیو 10) کے گھر میں بھی کام کر رہی تھی۔ اس ناخوشگوار دن کی شام، پی ڈبلیو 5 نے ہمیشہ کی طرح متوفی کو اس کے گھر میں کافی پیش کی اور وہاں کام کرنے کے لیے پی ڈبلیو 10 کے گھر گیا، اور تقریباً 8 بجے تک وہاں رہا۔ اس کے بعد، وہ اپنے گھر جانے کے لیے وہاں سے چلی گئی، جو متوفی کے گھر کے پچھلے حصے میں واقع تھا۔ جب وہ متوفی کے گھر کے قریب تھی تو اس نے دیکھا کہ متوفی کے گھر کی بجلی کی لائٹس جل رہی تھیں، اور یہ بھی دیکھا کہ گھر کا اگلا دروازہ بند تھا۔ جب پچھلا دروازہ کھلا تھا تو وہ پچھلے دروازے بذریعے متوفی کے گھر میں داخل ہوئی اور ہال میں آئی جہاں اس نے متوفی کو کرسی پر بیٹھے دیکھا جس کے جسم پر خون تھا۔ متوفی کے سر پر چوٹ لگی تھی، جس سے خون بہہ رہا تھا، پی ڈبلیو 5 چیخ چیخ کر مسز جوائس کے گھر پہنچا اور اپنے شوہر پی ڈبلیو 10 کو اس کے ساتھ متوفی کے گھر لے آیا۔ انہوں نے ایک اور شخص کو پی ڈبلیو .7 بھی کہا وہ زخمی حالت میں متوفی کو بکرم چند (پی ڈبلیو 14) کے نرسنگ ہوم لے گئے۔ چونکہ متوفی کے سر پر چوٹیں آئی تھیں، ڈاکٹر پی ڈبلیو 14 نے ایمبولینس طلب کی اور اسے مزید علاج کے لیے نمہانس ہسپتال بھیج دیا۔ علاج کے باوجود وہ ہوش میں نہیں آ سکی اور آدھی رات کے قریب انتقال کر گئی۔ ڈاکٹر کی طرف سے پولیس اسٹیشن کو اطلاع بھیجی گئی۔ اس کے مطابق ابتدائی اطلاعی رپورٹ ریکارڈ کی گئی اور تفتیش شروع کی گئی۔ 26.12.1986 پر تفتیشی افسر نے ایک ٹیپ ریکارڈر کے بارے میں معلومات اکٹھی کیں جو متوفی کے گھر سے لاپتہ تھا۔ ٹیپ ریکارڈر (ایم او 2) غیر ملکی ساخت کا تھا۔ یہ بات سامنے آئی کہ مذکورہ ٹیپ ریکارڈر اس کی بیٹی نے متوفی کو تحفے میں دیا تھا۔ واقعے کی تاریخ کے کچھ دن بعد ملزم افراد کو ٹی وی سیٹ کی چوری کے ایک اور معاملے میں گرفتار کیا گیا۔ ملزم نمبر 2 تفتیشی افسر اور دیگران افراد کو ایک دکان پر لے جایا گیا جہاں دکان کے مالک دلیپ گھوڈکے (پی ڈبلیو-21) کو اے 2 نے وہ ٹیپ ریکارڈر لانے کو کہا جو اس نے اسے بیچ دیا تھا، اسے پیادے کے دلال محمد الیاس (پی ڈبلیو-8) سے چھڑانے کے بعد تفتیشی افسر نے پیادے کی متعلقہ رسیدیں ضبط کر لی تھیں۔ ملزم شخص کی طرف سے دی گئی معلومات کی بنیاد پر بازیابی ہتھیار یعنی لوہے کی راڈ (ایم او 4) سے کی گئی تھی۔ ساتویں ایڈیشنل سیشن جج، بنگلور نے ریکارڈ پر موجود شواہد کی بنیاد پر ملزم اپیل گزاروں کو تعزیراتِ ہند 1860 (مختصر طور پر 'آئی پی سی') کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 34 اور دفعہ 392 کے تحت مجرم پایا۔ انہیں مذکورہ بالا دو جرائم کے لیے بالترتیب عمر قید اور 5 کی مدت کے لیے قید بامشقت سزا سنائی گئی۔ کرناٹک عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے اثباتِ جُرم کو کالعدم قرار دے دیا۔

ریاست کرناٹک اس عدالت کے سامنے اپیل کر رہی ہے۔ اپیل کنندہ ریاست کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ عدالت عالیہ نے ایک غیر واضح اور عملی طور پر غیر معقول حکم کے ذریعے اثباتِ جُرم کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔ دوسری طرف جواب دہندگان کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ عدالت عالیہ نے اس حقیقت پر صحیح زور دیا ہے کہ ٹیپ ریکارڈر کی قیمت بہت کم تھی اور دو افراد ایک بزرگ خاتون کی طرح زندگی نہیں گزار سکتے تھے۔ اس کے مطابق۔ بھارتیہ قانون شہادت ایکٹ 1872 (مختصر طور پر

قانون شہادت ایکٹ) کی دفعہ 27 کو ٹرائل کورٹ نے اثباتِ جُرم ریکارڈ کرنے کے لیے لاگو کیا تھا جب کہ یہ اثباتِ جُرم کی واحد بنیاد نہیں ہو سکتی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ بنیادی طور پر جس چیز کا عدالت عالیہ کے ساتھ موازنہ ہوتا ہے، وہ ٹیپ ریکارڈر کی معمولی قیمت ہے۔ یہ بھی مشاہدہ کیا گیا کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ کیسٹ پلیئر کب چوری ہوا اور اس علم کے ساتھ ملزم کے قبضے میں آیا کہ یہ چوری ہوا ہے۔

پہلا سوال یہ ہے کہ آیا برآمدگی سے متعلق ثبوت ملزم پر جرم عائد کرنے کے لیے کافی ہے یا نہیں۔ شق 27 قانون شہادت کے تحت دفعات 25 اور 26 کے لیے ایک استثناء کی حیثیت رکھتی ہے، اور پولیس حراست میں دیا گیا وہ بیان جو کسی دریافت شدہ حقیقت سے واضح طور پر متعلق ہو، وہ ملزم کے خلاف بطور ثبوت قابل قبول ہوتا ہے۔ اس مؤقف کو عدالت عظمیٰ نے "دہلی ایڈمنسٹریشن بنام بالا کرشن (AIR 1972 SC 3)" اور "محمد عنایت اللہ بنام ریاست مہاراشٹرا (AIR 1976 SC 483)" میں بخوبی بیان کیا ہے۔ الفاظ "اس معلومات کا وہ حصہ جو واضح طور پر دریافت شدہ حقیقت سے متعلق ہو" بہت اہم ہیں، اور شق کی تمام تر توجہ انہی الفاظ پر مرکوز ہے۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ قابل قبول معلومات کا دائرہ اس حقیقت کی نوعیت پر منحصر ہے جس کی دریافت ہوئی ہے۔ پچھلی دفعات کی طرف سے عائد کردہ پابندی غالباً اس خوف کے تحت لگائی گئی تھی کہ پولیس کے زیر اثر کوئی شخص دباؤ کے تحت اقبالِ جرم کر سکتا ہے۔ اگر صرف اتنا کافی ہو کہ اعترافی بیان میں کسی ایسے شے کا ذکر ہو جسے بعد میں برآمد کر لیا گیا ہو، تو یہ خیال کرنا مناسب ہے کہ پولیس کی قائل کرنے کی طاقت ایسے موقع پر مؤثر ثابت ہو سکتی ہے اور یہ پابندی عملی طور پر بے اثر ہو جائے گی۔ دفعہ 27 کا مقصد ایسا ثبوت قابل قبول بنانا ہے جو پچھلی دفعات کی موجودگی کے باعث بصورت دیگر نا قابل قبول ہوتا۔ یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ دفعہ 27 کے تحت کسی بھی دریافت شدہ حقیقت کو بطور ثبوت پیش کرنے کے لیے ضروری ہے کہ معلومات پولیس حراست میں موجود کسی ملزم سے حاصل کی گئی ہو۔ پولیس حراست کی شرط بعض اوقات غیر منطقی نتائج پیدا کرتی ہے اور قیمتی شواہد کے اخراج کا سبب بن سکتی ہے، مثلاً اگر کوئی شخص جرم کرنے کے بعد پولیس سے ملتا ہے یا خود تھانے جاتا ہے اور جرم سے متعلق معلومات دیتا ہے جن کی بنیاد پر لاش، ہتھیار یا کوئی اور شے برآمد ہوتی ہے، تو ایسی معلومات جو بصورت دیگر قابل قبول ہوتی محض اس بنا پر نا قابل قبول ہو جاتی ہے کہ وہ پولیس حراست میں موجود شخص سے حاصل نہیں ہوئی۔ دفعہ 27 کے تحت جو بیان قابل قبول ہے وہ وہ معلومات ہے جو کسی دریافت کی بنیاد بنتی ہے۔ اس لیے جو معلومات دی گئی، اس کو بطور ثبوت پیش کیا جانا چاہیے، نہ کہ اس پر پولیس افسر کی قائم کردہ رائے۔ دوسرے الفاظ میں، وہ مخصوص معلومات جو ملزم نے پولیس حراست کے دوران دی اور جس کی بنیاد پر اشیاء برآمد ہوئیں، وہی قابل قبول ہیں۔ اس لیے، ملزم اور استغاثہ دونوں کے مفاد میں ضروری ہے کہ دی گئی معلومات کو تحریری شکل میں محفوظ کیا جائے اور بطور ثبوت پیش کیا جائے۔ اگر تحریری شکل میں محفوظ نہ ہو سکے، تو عدالت میں درست معلومات بطور شہادت پیش کی جانی چاہیے۔ دفعہ 27 کی اصل روح اس اصول میں مضمر ہے جسے "بعد ازاں وقوع پذیر ہونے والے واقعات سے تصدیق" کہا جا سکتا ہے۔ یہ اصول اس بنیاد پر قائم ہے کہ اگر کوئی حقیقت کسی قیدی سے حاصل کردہ معلومات کی بنیاد پر تفتیش کے ذریعے دریافت ہو، تو ایسی دریافت اس معلومات کی سچائی کی ضمانت سمجھی جاتی ہے۔ معلومات چاہے اعترافی نوعیت کی ہو یا نہ ہو، اگر

وہ کسی دریافت کی طرف لے جائے تو وہ قابل اعتبار بن جاتی ہے۔اب یہ بات اچھی طرح طے ہو چکی ہے کہ کسی چیز کی محض برآمدگی کو اس شق کے تحت "حقیقت کی دریافت" نہیں کہا جا سکتا۔ پرائیوی کونسل کا فیصلہ "پالوکوری کوٹیا بنام ایمپرا"(PC1947AIR 67)اس تشریح کے لیے سب سے زیادہ حوالہ دیا جانے والا فیصلہ ہے کہ شق میں جس "حقیقت کی دریافت" کا ذکر ہے، اس میں وہ جگہ جہاں سے شے برآمد ہوئی، اور ملزم کا اس جگہ کے بارے میں علم شامل ہے، لیکن دی گئی معلومات کو اس دریافت سے واضح طور پر متعلق ہونا چاہیے۔(دیکھیے: ریاست مہاراشٹرا بنام دانو گوپیناتھ شرڈے و دیگر (2000) کریمنل ایل جے 2301) بیشک، وہ معلومات جو بطور ثبوت قابل قبول ہو سکتی ہے، صرف اسی حصے تک محدود ہوتی ہے جو "واضح طور پر دریافت شدہ حقیقت سے متعلق ہو"۔ تاہم، اس قابل قبول معلومات کو اتنا مختصر نہ کیا جائے کہ وہ نا قابل فہم یا بے معنی ہو جائے۔ جو معلومات عدالت میں پیش کی جائے، وہ ایسی ہو جو سمجھنے کے قابل ہو۔ محض یہ بیان دینا کہ ملزم نے پولیس اور گواہوں کو اس جگہ لے جا کر برآمدگی کروائی، اس دی گئی معلومات کی نشاندہی نہیں کرتا۔

فوری معاملے میں پی ڈبلیو 8 اور 21 کے ثبوت اہمیت کے حامل ہیں۔ پی ڈبلیو 21 نے بتایا ہے کہ 21.12.1986 کی شام وہ اپنے والد کی دکان پر بیٹھا تھا، جب اے 2 نے اس سے ایک پیشکش کے ساتھ رابطہ کیا کہ وہ (اے 1 اور اے 2) ایک ٹیپ ریکارڈر فروخت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، جسے پیادہ دلال پی ڈبلیو ایس کے ساتھ گروی رکھا گیا تھا۔ انہوں نے اسے پیادے کا ٹکٹ بھی دکھایا۔ اس نے 240 روپے دیے ملزموں میں سے ایک کو اور دوسرے کو دکان میں بیٹھنے کو کہا گیا تا کہ پہلا جا کر ٹیپ ریکارڈر لا سکے۔ یہ معلوم کرنے کے بعد کہ وہ اچھی حالت میں ہے، 15 روپے کی اضافی رقم اس کو دی گی۔ اس کے بعد، Ex.P18 تیار کیا گیا تھا اور اس پر ایک ملزم نے اسٹامپ پیپر پر دستخط کیے تھے اور دوسرے نے اس کی تصدیق کی تھی۔ اس نے ٹیپ ریکارڈر (ایم او 2) کی شناخت کی جسے ملزم نے بیچ دیا تھا۔ پن بروکر کی دکان چلانے والے پی ڈبلیو 8 نے بتایا کہ ملزم اکثر اس کی دکان پر آتے تھے اور 20.12.1986 پر انہوں نے ایک ٹیپ ریکارڈر کا وعدہ کیا جسے 21.12.1986 پر چھڑایا گیا۔ فروخت کی رسید Ex.P8 تیار کی گئی تھی۔ دھنراج، (پی ڈبلیو-16) پی ڈبلیو 8 کا ایک ملازم ہے جس نے بتایا کہ ٹیپ ریکارڈر کو 22.12.1986 پر گروی رکھا گیا تھا اور اسے اے 1 نے چھڑایا تھا۔ پیادے کے دلال کے ریکارڈ میں، اے 1 نے پیٹر براؤن کے طور پر دستخط کیے ہیں۔ اس موقع پر، قانون شہادت ایکٹ کی دفعہ 114 کا نوٹس لینا مناسب ہے۔ مثال (ا) میں کہا گیا ہے کہ یہ مفروضہ پیدا ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص چوری کے فوراً بعد چوری شدہ سامان کے قبضے میں ہوتا ہے، تو وہ یا تو چور ہوتا ہے یا اسے یہ جانتے ہوئے سامان موصول ہوا ہے کہ وہ چوری شدہ ہے، جب تک کہ وہ اپنے قبضے کا حساب نہ دے سکے۔ حقائق کا مفروضہ انسانی طرز عمل اور انسانی کردار کے قدرتی واقعات کے کورس کے تجربے کے نتیجے میں ہونے والے مفروضے ہیں، اور وہ تمام جو زندگی کے عام کورس کے ساتھ ساتھ عدالتوں کے کاروبار میں استعمال کرنے کا حقدار ہے یا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ ملزم کے وکیل نے پیش کیا کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ ایک ٹیپ ریکارڈر جو پیادہ تھا متوفی کا تھا۔ یہ التجا بے بنیاد ہے۔ آر ایس میکڈرموٹ کا زبانی ثبوت (PW-2) , تائرما (پی ڈبلیو-5) اور ایم ڈبلیو فرانسیسی (پی ڈبلیو-6) واضح طور پر دکھائیں کہ ایم او 2 وہ تھا جو متوفی کا تھا۔ یہ آرٹیکل متوفی کو اس کی بیٹی نے تحفے میں دیا تھا۔ ٹیپ ریکارڈر، کسٹم انوائس اور رنگین تصویر (ایم او 3) کے دستاویزی شہادت

واضح طور پر یہ ثابت کرتے ہیں کہ ٹیپ ریکارڈر جو پہلے متوفی کے پاس تھا وہی تھا جسے ملزم نے پی ڈبلیو 8 کے ساتھ پیادہ رکھا تھا اور بعد میں اسے پی ڈبلیو 21 کو فروخت کر دیا گیا تھا۔ پی ڈبلیو-5 کے شواہد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ متوفی شال میں لپٹا ہوا تھا، جب اس نے پہلی بار زخموں کی وجہ سے خون بہتا ہوا پایا۔ متوفی پر چوٹ پہنچانے کے لیے حملے میں استعمال ہونے والا ہتھیار اور خون سے رنگے ہوئے شال (ایم او 1) کو فارنسک جانچ کے لیے بھیجا گیا فارنسک رپورٹوں سے انکشاف ہوا کہ ہتھیار پر پایا جانے والا خون کا گروپ (ایم او 4) وہی تھا جو شال (ایم او 1) پر پایا گیا تھا۔

ملزم کے وکیل نے ایک کمزور استدعا کی کہ بہت کم قیمت والی آرٹیکل کے لیے کوئی بھی بوڑھی عورت کو قتل نہیں کرے گا، خاص طور پر جب زیادہ قیمت والی اشیاء کو ہاتھ نہ لگایا جائے۔ یہ استدعا واقعی مفروضوں پر مبنی ہے۔ ڈکیتی ایسی اشیا سے کی جا سکتی ہے جنہیں ٹھکانے لگانا آسان ہو۔ کسی خاص زمرے کی اشیاء، مثال کے طور پر، الیکٹرانک سامان کو ترجیح دی جا سکتی ہے۔ یہ ریکارڈ پر ہے کہ ملزم۔ جواب دہندہ گان کو ٹی وی سیٹ کی چوری کے ایک اور معاملے میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس معاملے کی خوبیوں میں جانے کے بغیر، یہ صرف مثال کے طور پر کہا جا سکتا ہے کہ مخصوص زمرے کے سامان کی فروخت کے لیے دلچسپی ہو سکتی ہے جو لے جانے میں آسان ہیں اور آسانی سے ڈسپوزا ایبل ہیں۔ ریکارڈ پر موجود قابل اعتماد شواہد کے پیش نظر، یہ جاننا ضروری نہیں ہے کہ ملزم کے ذہن میں کیا تھا یا یہ معلوم کرنا ضروری نہیں ہے کہ قیمتی اشیاء کیوں نہیں اٹھائی گئیں۔ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں استغاثہ کا مقدمہ صرف قانون شہادت ایکٹ کی دفعہ 27 کے مطابق شواہد پر مبنی ہو۔ یہ ثبوت کے ٹکڑوں میں سے صرف ایک تھا۔ اس لیے اس سوال کا فیصلہ کرنا ضروری نہیں ہے کہ آیا اثباتِ جُرم صرف اس طرح کی وصولی کی بنیاد پر درج کی جا سکتی ہے۔ عدالت عالیہ نے بری کرنے کی ہدایت دینے میں واضح طور پر غلطی کی تھی۔ عدالت عالیہ کے متنازعہ حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے، اور ٹرائل کورٹ کا حکم بحال کیا جاتا ہے۔

اپیل کی اجازت ہے۔

این جے۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this document